ماہنامہ
خالد
احمدی نوجوانوں کیلئے
مئی 2005ء
مدیر
منصور احمد نورالدین

دارالصناعۃ کی دوسری تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر طلباء مہمانان گرامی کے ہمراہ

دوسری تقریب
تقسیم انعامات
6 مارچ 2005ء
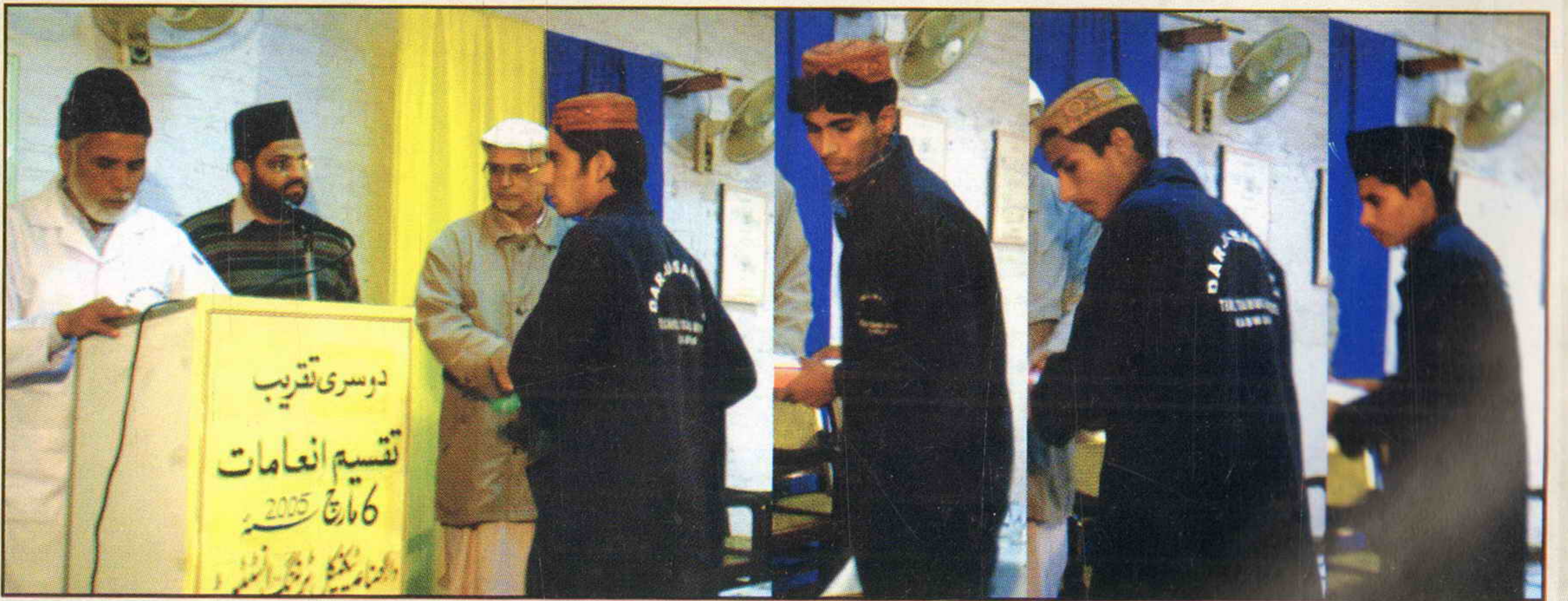
دارالصناعۃ کے طلباء مہمان خصوصی مکرم چوہدری فضل احمد صاحب سے اسناد حاصل کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ کے نام

محترم صدر صاحب کا پیغام

پیارے خدام بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ستائیسویں ویں جلسہ سالانہ کینیڈا 2003ء کے موقع پر افتتاحی پیغام میں فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جو تمام قسم کی ترقیات کے لئے ایک بابرکت راہ ہے۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ وحدت اور یک جہتی کے قیام کے لئے اور کامیابیوں کے حصول کے لئے خلافت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہیں اور نسل در نسل اپنی اولادوں کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ہمیشہ اس کی سربلندی اور مضبوطی کے لئے کوشاں رہیں اور اس راہ میں در پیش ہر قربانی کے لئے مستعد رہیں''۔

(اخبار نیو کینیڈا جلد ۱۶ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۸ر جولائی ۲۰۰۳ء بحوالہ مشعل راہ جلد ۵ صفحہ ۳۲، ۳۳)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

سید محمود احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدی نوجوانوں کے لئے

ماہنامہ

خالد

مئی 2005ء

ہجرت 1384ہش

جلد 52

شمارہ نمبر 5

monthlykhalid52@yahoo.com

مدیر

منصور احمد نورالدین

مجلس ادارت

لئیق احمد ناصر چوہدری، عبدالرحمٰن

وقار احمد، سید عطاء الواحد رضوی

اس شمارے میں

کمپوزنگ: اقبال احمد زبیر پبلشر: قمر احمد محمود مینیجر: عزیز احمد پرنٹر: سلطان احمد ڈوگر

مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ) مقام اشاعت: ایوان محمود دارالصدر جنوبی قیمت ۱۰ روپے.....سالانہ ۱۰۰

PH: +92 0476 212349 - 215415 - 212685 FAX: +92 0476 213091

خلافت

مئی کا مہینہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مہینے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ یہ پیشگوئی کہ ''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی''۔ (الوصیت صفحہ 7) پوری ہوئی اور آج خدا کے فضل سے قدرتِ ثانیہ کے پانچویں مظہر، ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چہار دانگِ عالم میں دینِ حق کی اِشاعت کے لئے، حضرت محمد مصطفی ﷺ کے پرچم کی سربلندی کے لئے، انوار و علومِ قرآن کی ترویج کے لئے، دنیا میں اَمن کے فروغ کے لئے **امامِ کارواں** کے طور پر ہم میں موجود ہیں۔

قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت دراصل نبوت کا ظل ہے۔ جس کے قیام کا مقصد دنیا میں خدا کے دین کو تمکنت بخشنا، مومنین پر آنے والے خوف کو امن سے بدلنا، ان کو خدا کی عبادت پر قائم کرنا، عبادت کے طریق سکھانا اور شرک کا استیصال کرنا ہوتا ہے۔

آج ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ ہماری تمام برکتیں، عظمتیں، رفعتیں، لیاقتیں خلافت کی سچی وفاداری، اس کی حقیقی اطاعت اور اس سے دلی وابستگی میں ہیں۔ ہم میں سے جو خلافت سے مضبوط تعلق رکھے گا وہ بابرگ وبار ہووے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ:-

''خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ رُوح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔'' (خطبہ جمعہ 24 رجنوری 1936ء مطبوعہ الفضل 31 رجنوری 1936ء)

آپ کے ہاتھوں میں موجود اس شمارے میں خاص طور پر اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ خلافت کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام خلفاء احمدیت کے خلافت کے موضوع پر اہم ارشادات شائع کیے جائیں تا ان سے ہم خلافت کے مقام کو سمجھ سکیں اور ہمیں اس بات کا اندازہ ہو کہ ہم سے کیا تقاضا کیا جا رہا ہے اور ہم اس سے کس حد تک عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہر آن خلافت سے وابستہ رکھے۔ اسی کے ساتھ ہماری زندگی گذرے اور اسی کی اِطاعت میں ہم خدا کے حضور حاضر ہوں۔ آمین ■

آیت استخلاف

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

(سورۃ النور: ۵۶ ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ

عَنْ حُذَيْفَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَّاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد صفحہ ۴/۲۷۳ - مشکوۃ کتاب الرقاق باب الانذار و التحذیر)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

....

قدرتِ ثانیہ

(مرسلہ: مکرم ضرغام اللہ خان، اسلام پورہ لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ ؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سوائے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔

اور چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو"۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 تا 307)
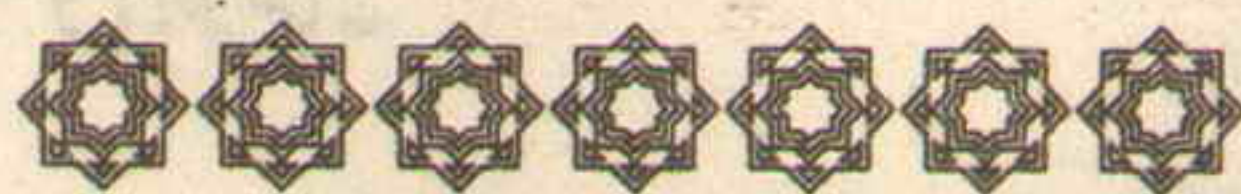
حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے خلافت کے متعلق چند ارشادات

امامت سے وابستگی

"تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ"

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:-

''چونکہ خلافت کا انتخاب عقلِ انسانی کا کام نہیں۔ عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں۔ کس میں قوت انتظامیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے''۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 225)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:-

''آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تمہارا اِعْتِصَام حَبْلُ اللّٰه کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضانِ الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے۔ اس لئے چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے اِمام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام اِرادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو اِمام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ اِستغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش معاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو۔ کیونکہ شکر کرنے پر ازدیادِ نعمت ہوتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) لیکن جو شکر نہیں کرتا وہ یاد رکھے اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ۔

(خطبات نور صفحہ 131)

بن تیرے نہ کوئی چاہت ہے نہ اور کسی کی طاعت ہے

(مکرم سید محمود احمد صاحب)

یہ تیری کرامت ہے پیارے جو دشت کو سبزہ زار کیا
اس بستی کو آباد کیا، ہر صحرا کو گل زار کیا

قادر کی پہلی قدرت نے ہر وحشی کو انسان کیا
قادر کی دوسری قدرت نے ہر پت جھڑ کو گلبار کیا

ہر ایک نظر نے دیکھا ہے تم کتنے پیارے محسن ہو
ہر باغ سے پھول چنے تم نے ہر دل کو لالہ زار کیا

تری پیار بھری اس قربت نے اور پاک مطہر صحبت نے
ان لوگوں کو اس دنیا کی آلائش سے بیزار کیا

بن تیرے نہ کوئی چاہت ہے نہ اور کسی کی طاعت ہے
بس ہاتھ پہ رکھ کے ہاتھ ترے یہ ہم نے ہے اقرار کیا

ہر حکم پہ تیرے سب کے سب ہی جان لٹانے والے ہیں
ان تیرے چاہنے والوں نے اس بستی کو گلنار کیا

ہم مہجوروں نے اے جاناں ظلمت میں دیپ جلائے ہیں
ان دیپ جلانے والوں نے تجھے یاد ہے لاکھوں بار کیا

ہم لوگ محبت کرتے ہیں ترے پیار کی مالا جپتے ہیں
ترے پیار کی خوشبو سے ہم نے سب جگ کو عنبر بار کیا ■

’خلافت ہمیشہ قائم رہے گی‘

”تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا‘ تمہاری محبت رکھنے والا‘ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا‘ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا‘ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے“۔

حضرت مصلح موعودنوراللہ مرقدہ کے خلافت کے متعلق بعض اہم ارشادات

حضرت مصلح موعودنوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

’’خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں‘‘۔

(انوارالعلوم جلد 2 صفحہ 11، 21 مارچ 1914ء کی تقریر’کون ہے جو خدا کے کام روک سکے‘)

حضرت مصلح موعودنوراللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

’’دیکھنے میں آگ کا انگارہ بڑا خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر اس کی حقیقت وہی جانتا ہے جس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسی طرح خلافت بھی دوسروں کو بڑی خوبصورت چیز معلوم ہوتی ہے اور نادان دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ خلیفہ بننے والے کو بڑا مزا ہو گیا ہے لیکن انہیں کیا معلوم ہے کہ جو چیز ان کی آنکھوں میں بڑی خوبصورت نظر آتی ہے دراصل ایک بہت بڑا بوجھ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر کسی کی طاقت ہی نہیں کہ اسے اٹھا سکے خلیفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو ایک پہلے شخص کا کام کرے۔ اور خلیفہ جس کا قائم مقام ہوتا ہے اسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِىْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ (الم نشرح: 3) کہ ہم نے تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی تھی اتار دیا ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ اس بوجھ سے ٹوٹنے کے قریب تھی تو اور کون ہے جو یہ بار اٹھا کر سلامت رہ سکے۔ لیکن وہی خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بوجھ کو ہلکا کیا

تھااور اس زمانہ میں بھی اپنے دین کی اشاعت کے لئے اس نے ایک شخص کو اس بوجھ کے اٹھانے کی توفیق دی وہی اس نبی کے بعد اس کے دین کو پھیلانے والوں کی کمریں مضبوط کرتا ہے۔

(تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1916ء ’’برکات خلافت‘‘ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 157)

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ سورۃ النور آیت ۵۶ تا ۵۸ کی تفسیر کے تحت تحریر کرتے ہیں:-

’’پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعتِ رسول بھی ہوگی۔ کیونکہ اطاعتِ رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو۔ یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے۔ اطاعتِ رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں۔ اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں۔ اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر خلافت نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی۔ تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی۔ اور تمہارے دل سے اطاعتِ رسول کا مادّہ بھی جاتا رہے گا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 369)

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:-

’’دیکھنے والوں کو تو یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہوگی کہ کئی لاکھ کی جماعت پر حکومت مل گئی۔ مگر خدارا غور کرو کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں، غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے۔ کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا‘ تمہاری محبت رکھنے والا‘ تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا‘ تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا‘ تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں ہے۔ تمہارا اسے فکر ہے‘ درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا۔ لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں۔ پس تمہاری آزادی میں تو کوئی فرق نہیں آیا ہاں تمہارے لئے ایک تم جیسے ہی آزاد پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 156، تقریر برکات خلافت 26 تا 28 دسمبر 1941)

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ر اپریل 1914ء میں فرماتے ہیں:۔

’’خلافت ہمیشہ قائم رہے گی۔ آدم سے لے کر آج تک خلافت میں وقفہ نہیں ہوا۔ کئی روحانی اور جسمانی خلافتیں ہوئی ہیں اگر روحانی نہ رہی تو جسمانی ہوگئی۔ اور جسمانی نہ رہی تو روحانی رہی ہے۔ پس جو کوئی اس ہدایت کی پیروی کرے گا اس کو کوئی فکر نہیں اور جو لوگ انکار کریں گے وہ آگ میں ڈالے جائیں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آدم تھے ان کا مقابلہ کیا گیا۔ اور بعض صحابہ سے غلطیاں ہوئیں لیکن پھر انہوں نے غلطیوں کی اصلاح کر لی۔ غلط کہتے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ماموروں اور ان کے خلیفوں کا انکار کر کے بھی ہم سُکھ پا سکتے ہیں۔ ہر ایک ہم میں سے آدم ہے جن نہیں۔ خدا نے سب پر آدم کا لفظ بولا ہے اور ہر ایک سے اس کا الگ الگ معاملہ ہے۔ ایک باپ کا بیٹا خلیفہ ہوتا ہے پھر بڑی قوم کا سردار خلیفہ ہوتا ہے۔ پھر غیر مامور خلیفے اور پھر انبیاء کے خلیفے ہوتے ہیں ان کے الگ الگ رتبے ہوتے ہیں۔

اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ مبارک ہے وہ انسان جو اپنی غلطیاں اپنے اوپر لگائے نہ کہ خدا پر۔ خدا سے اپنا تعلق مضبوط کرو اور ملائکہ کی طرح فرمانبرداری اختیار کرو‘‘۔

(الفضل 29 ر اپریل 1914ء)

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

’’اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے...... میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی‘‘۔

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 47، منصب خلافت صفحہ 32)

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

’’جماعت کے اتحاد اور شریعت کے احکام کو پورا کرنے کے لئے ایک خلیفہ کا ہونا ضروری ہے اور جو اس بات کو ردّ کرتا ہے وہ گویا شریعت کے احکام کو ردّ کرتا ہے۔ صحابہ کا عمل اس پر ہے اور سلسلۂ احمدیہ سے بھی خدا تعالیٰ نے اسی کی تصدیق کرائی ہے۔ جماعت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ ایک اِمام کے ماتحت ہو۔ جو لوگ کسی امام کے ماتحت نہیں وہ جماعت نہیں اور ان پر خدا تعالیٰ کے وہ فضل نازل نہیں ہو سکتے اور کبھی نہیں ہو سکتے جو ایک جماعت پر ہوتے ہیں۔

پس اے جماعت احمدیہ! اپنے آپ کو ابتلاء میں مت ڈال اور خدا تعالیٰ کے احکام کو ردّ مت کر کہ خدا کے حکموں کو ٹالنا نہایت خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ اسلام کی حقیقی ترقی اس زمانہ میں ہوئی جو خلافت راشدہ کا زمانہ کہلاتا ہے پس تُو اپنے ہاتھ سے اپنی ترقیوں کو مت روک اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مت مار۔ کیسا نادان ہے وہ انسان جو اپنا گھر آپ گراتا ہے اور کیا ہی قابل رحم ہے وہ شخص جو اپنے گلے پر آپ چھری پھیرتا ہے پس تُو اپنے ہاتھ

سے اپنی تباہی کا بیج مت بو اور جو سامان خدا تعالیٰ نے تیری ترقی کے لئے بھیجے ہیں ان کو ردّ مت کر کیونکہ فرمایا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ. (ابراھیم : 8) البتہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں بڑھاؤں گا اور زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی راہ اختیار کی تو یاد رکھو کہ میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔

یہ ایک دھوکا ہے کہ سلسلۂ خلافت سے شرک پھیلتا ہے اور گدیوں کے قائم ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ آج سے تیرہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے خود اس خیال کو ردّ فرما دیا ہے کیونکہ خلفاء کی نسبت فرماتا ہے۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَايُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا. (النور: 56) خلفاء میری ہی عبادت کیا کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ ایک زمانہ میں خلافت پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ اس سے شرک کا اندیشہ ہے اور غیر مامور کی اطاعت جائز نہیں پس خدا تعالیٰ نے آیت استخلاف میں ہی اس کا جواب دے دیا کہ خلافت شرک پھیلانے والی نہیں بلکہ اسے مٹانے والی ہوگی اور خلیفہ مشرک نہیں بلکہ موحّد ہوں گے ورنہ آیت استخلاف میں شرک کے ذکر کا اور کوئی موقعہ نہ تھا......

میں نے کسی سے درخواست نہیں کی کہ وہ میری بیعت کرے نہ کسی سے کہا کہ وہ میرے خلیفہ بننے کے لئے کوشش کرے اگر کوئی شخص ایسا ہے تو وہ علی الاعلان شہادت دے کیونکہ اس کا فرض ہے کہ جماعت کو دھوکے سے بچائے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہے اور جماعت کی تباہی کا عذاب اس کی گردن پر ہوگا۔ اے پاک نفس انسانو! جن میں بدظنی کا مادہ نہیں میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کبھی انسان سے خلافت کی تمنا نہیں کی اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ مجھے خلیفہ بنا دے یہ اس کا اپنا فعل ہے یہ میری درخواست نہ تھی۔ میری درخواست کے بغیر یہ کام میرے سپرد کیا گیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ اس نے اکثروں کی گردنیں میرے سامنے جھکا دیں۔ میں کیونکر تمہاری خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کو ردّ کر دوں مجھے اس نے اسی طرح خلیفہ بنایا جس طرح پہلوں کو بنایا تھا۔ گو میں حیران ہوں کہ میرے جیسا نالائق انسان اُسے کیونکر پسند آ گیا لیکن جو کچھ بھی ہو اُس نے مجھے پسند کر لیا اور اب کوئی انسان اس کرتہ کو مجھ سے نہیں اتار سکتا جو اس نے مجھے پہنایا ہے۔ یہ خدا کی دین ہے اور کون سا انسان ہے جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے۔ خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا۔ میں ضعیف ہوں مگر میرا مالک بڑا طاقتور ہے۔ میں کمزور ہوں مگر میرا آقا بڑا توانا ہے۔ میں بلا اسباب ہوں مگر میرا بادشاہ تمام اسبابوں کا خالق ہے میں بے مددگار ہوں مگر میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا“۔

(اِن شاء اللہ)

(انوار العلوم جلد 2 صفحہ 13 تا 15، 21 / مارچ 1914ء کی تقریر ’کون ہے جو خدا کے کام روک سکے‘)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

خلیفۂ وقت اور جماعت احمدیہ......ایک ہی چیز کے دونام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلافت کے متعلق ارشادات

(مرسلہ: سید عطاء الواحد رضوی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک عظیم وعدہ یہ بھی دیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ اندرونی طور پر بھی اور بیرونی طور پر بھی قیامت تک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں اسے قدرتِ ثانیہ یعنی خلافتِ حقّہ قرار دیا ہے۔ چونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ آپ بہرحال اِنسان ہیں۔ ایک وقت میں آپ نے اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے۔ کیا آپ کی وفات کے بعد جماعت اس مجسم قدرت سے محروم ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نہیں جماعت اس سے محروم نہیں ہوگی۔ آپ نے اس خوف کو دور کرنے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت سنائی کہ میرے بعد بھی جماعت میں اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتی رہیں گی اور یہ سلسلہ جب تک کہ جماعت احمدیہ پر قیامت نہیں آجاتی اور روحانی طور پر یہ جماعت مردہ نہیں بن جاتی (والعیاذ باللہ) اس وقت تک یہ جماعت خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتی رہے گی۔ قرآن کریم میں خلافت کے دو کام بتائے گئے ہیں ایک ہے تمکین دین اور دوسرا ہے خوف سے حفاظت۔ اور قرآن کریم کی رُو سے یہ دونوں کام جب تک خلافت ہے کسی اور کے ذریعہ سے سرانجام نہیں پاسکتے۔ اس لئے (جس طرح پہلے الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے) جماعت احمدیہ میں بھی مختلف تنظیمیں تمکینِ دین اور خوف کو امن سے بدلنے کے سامان پیدا کرنے کے لئے بطور ہتھیار کے ہوتی ہیں۔ اور یہ ہتھیار خلیفۂ وقت کے ہاتھ میں ہوتا ہے''۔

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 210، 29 اکتوبر 1969ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ

میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے، لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چُنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے اور اُس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے''۔

(الفضل 17/ مارچ 1967ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''پس چونکہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے اور چونکہ یہ شر اور خیر کے درمیان آخری معرکہ آرائی ہے اور چونکہ شیطان کی ساری کی ساری تدبیریں اس میں استعمال کی جانے والی ہیں اس لئے آپ نے فرمایا کہ دنیا میں ایسی جنگ جو دین اور لادینیت، خیر اور شر کے درمیان لڑی جانی ہے۔ وہ آدم کی نسل میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ اور یہ وہی زمانہ ہے جس میں ہم داخل ہو چکے ہیں۔ اس جنگ میں شیطان کو مغلوب کرنے کے لئے اور اسے اس کی تدبیروں میں ناکام کرنے کے لئے اور (دینِ حق) کے حق میں آخری فتح حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جو منصوبے تیار کئے جائیں ان کے اندر یکجہتی ہو یہ نہیں کہ افریقہ میں کوئی اور منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے۔ یورپ میں کوئی اور منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے۔ امریکہ میں کوئی اور منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے۔ دوسرے ممالک اور جزائر وغیرہ میں کوئی اور منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے لیکن یکجہتی اس صورت میں پیدا ہو سکتی ہے کہ ایک وجود ہو جو منصوبہ تیار کرنے والا ہو اور وہ وجود جو ہے وہ جماعت احمدیہ کی خلافت ہے۔ آپ میں سے بہت سے سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی خلافت کس چیز کا نام ہے اور بہت سے نہیں سمجھتے۔ اس خلافت کی ایک صفت یہ ہے کہ اس خلافت کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ میں اس خلافت کے ذریعہ اپنی قدرتوں کا زبردست ہاتھ دکھاؤں گا۔ یہ خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت ہے۔ اس خلافت کا ایک وجود ہے، خلافت تو روح ہے اور اس کا جسم بھی ہے۔ (یعنی جماعت احمدیہ جسم ہے) روح اور جسم مل کر ایک وجود بنتے ہیں۔

67ء میں ڈنمارک میں کوپن ہاگن کے مقام پر چند عیسائی پادری مجھ سے ملنے آئے ان میں سے ایک نے مجھے کہا کہ جماعتِ احمدیہ میں آپ کا کیا مقام ہے۔ میں نے اسے جواب دیا کہ میرے نزدیک آپ کا

سوال درست نہیں ہے اس لئے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا امام اور جماعتِ احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یعنی خلیفۂ وقت اور جماعت دونوں مل کر ایک وجود بنتے ہیں اسی لئے خلافت کا یہ کام ہے کہ وہ جماعت کے دکھوں کو دور کرنے کی کوشش کرے، خلیفۂ وقت آپ کے لئے دعا کریں۔ خلیفۂ وقت، بعض دفعہ ایسے حالات آتے ہیں کہ وہ ہفتوں ساری ساری رات آپ کے لئے دعائیں کر رہا ہوتا ہے جیسے 74ء کے حالات میں دعائیں کرنی پڑیں۔ میرا خیال ہے کہ دو مہینے تک میں بالکل سو نہیں سکا تھا کئی مہینے دعاؤں میں گزرے تھے۔ پس خلیفۂ وقت وہ وجود ہے جو آپ کے رنج میں شریک ہو۔ آپ کی خوشیوں میں شریک ہو۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً کے مطابق وہ آپ کی دنیوی بھلائی کے لئے دعائیں کرنے والا ہو۔ وَفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کے مطابق آپ کی روحانی بھلائی کے لئے دعائیں کرنے والا ہو۔ اور یہ دعائیں کرنے والا ہو کہ شیطان کے حملے کبھی بھی کسی احمدی کے خلاف کامیاب نہ ہوں اور ہمیشہ شیطان ناکام رہے اور خالی یہی نہیں یعنی یہ یک طرفہ چیز نہیں بلکہ خلیفۂ وقت مخلصین کی جماعت کے ساتھ مل کر وہ وجود بنتے ہیں جنہوں نے شیطان کے خلاف یہ جنگ لڑنی ہے۔ میں تو ایک عاجز بندہ ہوں لیکن میں جانتا ہوں کہ جماعت کس طرح میرے لئے دعائیں کرتی ہے۔ وہ میرے اور اپنے مقاصد کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتی ہے۔ وہ جماعت کی پریشانیوں میں جب خلیفۂ وقت کو پریشان ہونا پڑتا ہے تو پھر جماعت ایک اور لحاظ سے پریشان ہو جاتی ہے کہ ان حالات میں امامِ وقت کو پریشانی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حالات بدلے اور یہ پریشانی دور ہو۔ جس طرح انگلی کو تکلیف پہنچے تو انسان کی روح تڑپ اٹھتی ہے اور اگر کسی کو ذہنی کوفت ہو تو سارا جسم کوفت محسوس کر رہا ہوتا ہے یہی حال خلیفۂ وقت اور جماعتِ احمدیہ کا ہے۔ پس یہ سمجھنا غلط ہے کہ خلیفۂ وقت کوئی اور چیز ہے اور جماعتِ احمدیہ کوئی اور چیز۔

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ پر بڑا فضل کیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں دونوں کے مجموعہ سے ایک چیز بنتی ہے جو اپنے اندر یکجہتی کی علامت ہے اور اس انقلاب عظیم کو اپنے انتہائی عروج تک پہنچانے کا جو منصوبہ ہے اس میں کامیابی کے لئے یکجہتی ضروری ہے۔ ایک تو اندرونی طور پر جماعت میں کوئی تفرقہ نہ ہو وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا کا حکم ہمیشہ سامنے رہے اور ہر پہلو سے تفرقہ سے بچا جائے اور دوسرے یہ کہ جو غلبۂ (دینِ حق) کے لئے کام کئے جاتے ہیں اور منصوبے بنائے جاتے ہیں ان میں یکجہتی ہو۔

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 451، 6 رنومبر 1977ء)

✿✿✿✿✿✿✿✿

خلافت نورِ ربّ العالمیں

(مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب)

خلافت نورِ ربُّ العالمیں ہے
خلافت ظلِّ ختم المرسلیں ہے

خلافت حرزِ جانِ مومنیں ہے
خلافت دیں کا اِک حسنِ حسیں ہے

خلافت پَرتوِ مہرِ مبیں ہے
خلافت رونقِ گلزارِ دیں ہے

خلافت ماحئ اعدائے دیں ہے
خلافت حامئ شرعِ متیں ہے

خلافت پاسبانِ مومنیں ہے
خلافت ہی سے شانِ مومنیں ہے

خلافت باعثِ تہذیبِ انساں
خلافت کشورِ حق کی آئیں ہے

خلافت زینتِ مُہرِ نبوت
خلافت ایک تابندہ نگیں ہے

خلافت محرمِ انوارِ قرآں
خلافت کاشفِ اسرارِ دیں ہے

خلافت سے سدا وابستہ رہنا
ہمارا عین فرضِ اوّلیں ہے

خلافت مخزنِ عرفان و حکمت
خلافت درسگاہِ علمِ دیں ہے

خلافت وحدتِ ملت کی ضامن
خلافت لائقِ صد آفریں ہے

خلافت ملتِ بیضا کے حق میں
حصارِ امن و ایمان و یقیں ہے

خلافت کا یہ فیضِ عام ہے لیکن
بفیضِ ''رحمۃٌ للعالمیں'' ہے

(الفرقان خلافت نمبر 1967ء صفحہ 15)

خلافتِ احمدیہ

یہ ہمیشہ عطر کی طرح معطر رہنے والی چیز ہے

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلافت کے بارے میں ارشادات

(مرتبہ: عبدالرحمٰن تبسم)

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ......اب اِن شاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ اِن شاء اللہ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔ تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں''۔

(الفضل 28 جون 1982ء)

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''اِسی طرح آپ نے خلافت کی حفاظت کا جو وعدہ کیا ہوا ہے اِس میں بھی یہ بات داخل ہے کہ خلافت کے مزاج کو نہ بگڑنے دیں۔ خلافت کے مزاج کو بگاڑنے کی ہرگز کوشش نہ کریں ہمیشہ اس کے تابع رہیں۔ ہر حالت میں امام کے پیچھے چلیں۔ اِمام آپ کی راہ نمائی کے لئے بنایا گیا ہے اس لئے کسی وقت بھی اس سے آگے نہ بڑھیں''۔

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 227، الفضل 11 فروری 1984ء)

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''یہ ہمیشہ عطر کی طرح مُعطر رہنے والی چیز ہے۔ یہ اس شجرۂ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑیں کوئی اُکھاڑ نہیں سکتا۔ کوئی آندھی، کوئی ہوا اس کو ہلا نہیں سکتی۔ یہ ایسا سدا بہار درخت ہے جو کسی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا اور ہر آن اپنے ربّ سے پھل پاتا ہے''۔

(خطبہ جمعہ 11 /جون 1982ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 27/ اگست 1993ء میں فرمایا:-

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سو سال کی عمریں بھی پائیں گے اور مر جائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں اور ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، خدا کی قسم! خلافت احمدیہ کے سوا کہیں اور مجددیت کا منہ نہ دیکھیں گی۔ یہی وہ تجدید دین کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جو ہر صدی کے سر پر ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جائے گا۔ لیکن یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمہارے ساتھ رہنے کے لئے یہ دوسری قدرت دکھلائی جائے گی۔ میں الفاظ پڑھ کر سناتا ہوں:-

''دوسری قدرت تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی''۔

ان کے ساتھ رہے گی جو اس کے ساتھ رہیں گے۔ ان کے ساتھ نہیں رہے گی جو اس کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ پس قیامت تک کے لئے خلافت سے اپنا دامن اس مضبوطی سے باندھ لیں کہ جیسے عُروہٗ وُثقیٰ پر ہاتھ پڑ گیا ہو جس کا ٹوٹنا مقدر نہیں ہے، ہو نہیں سکتا۔ پس آپ اگر خلافت کے ساتھ رہیں گے تو خلافت لازماً آپ کے ساتھ رہے گی اور یہی دونوں کا ساتھ ہے جو توحید پر منتج ہوگا''۔

(ماہنامہ خالد مئی 1994ء صفحہ 2 تا 4)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سورۃ نور آیت 56 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''اس آیت کو آیتِ استخلاف کہا جاتا ہے جس میں یہ بات ظاہر فرمائی گئی ہے کہ جس طرح خدا نے پہلے انبیاء کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا تھا اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جاری فرمائے گا اور وہ خلافت نبی کے نور کو لے کر آگے بڑھے گی۔ اور ہر دفعہ جب کوئی خلیفہ گزرے گا تو جماعت کو ایک خوف کا سامنا کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلافت کی برکت سے امن میں بدل جائے گا۔ پس سچی خلافت کی نشانی یہ ہے کہ وہ مومنوں کی جماعت کو بدامنی سے امن کی طرف لے کر آئے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں یہی فرمایا ہے کہ ایک نبی یا خلیفہ کے گزرنے کے بعد وقتی طور پر یہی محسوس ہوتا ہے کہ اب دشمن اس نور کو بجھا دے گا لیکن آیتِ استخلاف میں قطعی وعدہ ہے کہ دشمن ہر دفعہ ناکام رہے گا۔ نبوت کی آمد کا مقصد دنیا میں توحید کا قیام ہے۔ چنانچہ خلافتِ حقہ کی بھی یہی نشانی رکھی ہے کہ اس کا آخری مقصد توحید کا قیام ہوگا''۔

(ترجمۃ القرآن از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ زیر آیت النور: 56)

خلافت......جماعت کی جان

آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے

(مرتبہ: سرفراز احمد عدیل۔ کنری)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11رمئی 2003ء کو احباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام میں فرمایا:۔

''قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو (دین حق) کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ اِمام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں۔ اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

''جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو اِمام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص اِمام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔''

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی کے موقع پر اپنے پیغام میں ارشاد فرمایا:-

''(دین حق)، احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنی ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا ہے۔ اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا ہے۔ اور ان کے دلوں میں خلیفۂ وقت سے محبت پیدا کرنی ہے۔ یہ اتنا بڑا اور عظیم الشان نصب العین ہے کہ اس عہد پر پورا اُترنا اور اس کے تقاضوں کو نبھانا ایک عزم اور دیوانگی چاہتا ہے''۔

(ماہنامہ ''الناصر'' جرمنی جون تا ستمبر 2003ء صفحہ 1 بحوالہ مشعل راہ جلد 5 صفحہ 6)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہنامہ خالد کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' کے لئے اپنے پیغام میں فرمایا:-

''یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمحِ نظر ہو جائے''۔

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہرؒ نمبر مارچ اپریل 2004ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

''اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔ یاد رکھیں شیطان راستہ میں بیٹھا ہے۔ ہمیشہ آپ کو ورغلاتا رہے گا''۔

(22 راگست 2003ء، مئی مارکیٹ، منہائیم، جرمنی)

❀❀❀❀❀❀❀❀
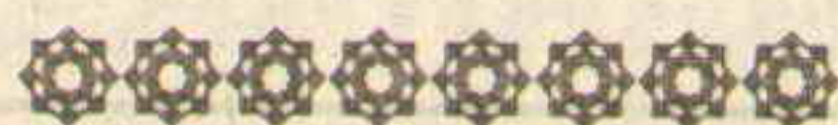
نماز کے آداب

(مرسلہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

نماز کی اہمیت و برکات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ (دین حق) میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا عمل جس کو بجالانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے وہ نماز ہے۔ اسی طرح پیدائش کے بعد بچے کو سب سے پہلے نماز کی طرف ترغیب دلانے کا حکم دیا گیا ہے جس کیلئے پیدائش کے معاً بعد دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کے الفاظ کہنے کا حکم ہے۔ پھر سات سال کی عمر میں بچے کو نماز پڑھنے کی ترغیب دلانے اور دس سال کی عمر میں اس سلسلہ میں سختی تک کرنے کی اجازت ہے۔ پھر دن کا آغاز بھی نماز کے ساتھ اور اختتام بھی نماز کے ساتھ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

اسی طرح احادیث میں آیا ہے کہ قیامت کے روز انسان کے اعمال میں سب سے پہلے اس کے جس عمل کے بارہ میں محاسبہ ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر اس کی نماز درست ہوئی تو اس کے دیگر تمام معاملات درست قرار پائیں گے اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو باقی تمام معاملات بے کار ثابت ہوں گے۔

پس نماز کی اس اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ نماز کو اس کی تمام شرائط اور آداب کے ساتھ ادا کیا جائے۔ ہم دنیا میں کسی اہم شخصیت کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں تو تمام ظاہری آداب کا خیال رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جو کُل عالم کا بادشاہ ہے اس کے حضور حاضری کے وقت اس کی ملاقات کے مقررہ آداب و شرائط کا بدرجہ اَولیٰ لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ لہٰذا اسی ضرورت کے پیش نظر ذیل میں نماز کی بنیادی شرائط اور بعض آداب کا ذکر کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کے تمام آداب اور شرائط کے ساتھ سنوار کر یہ فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وقت: نماز وقت مقررہ پر ادا کرنا مومن پر فرض کیا گیا ہے۔ باجماعت نماز کی ادائیگی ہمیں اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ہر نماز کیلئے وقت کا ایک دورانیہ ہے جس میں حسب ضرورت نماز کی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔

طہارت: نماز کی ادائیگی کیلئے پاکیزگی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ نماز کی ادائیگی کیلئے پاک جسم، پاک کپڑے اور پاک جگہ لازمی شرط ہے۔ اگر ہم گندی اور پراگندہ حالت میں ایک معزز شخص تک کو ملنا پسند نہیں کرتے تو ایسی حالت میں اللہ کے حضور جانا کیونکر گوارا کر سکتے ہیں۔ نماز کو اسی فطری تقاضے کے ماتحت پاک حالت میں ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس ظاہری صفائی کے علاوہ نماز پڑھنے کیلئے اگر غسل واجب ہے تو غسل کیا جائے ورنہ وضو کیا جائے۔ حسب ہدایت اعضائے وضو کو ایک سے تین بار تک دھویا جاسکتا ہے۔

تیمّم: اگر انسان بیمار ہو اور پانی کا استعمال اس کے لئے مضر ہو یا پاک پانی میسر نہ ہو تو تیمّم کر لینے سے انسان پاک ہو جاتا ہے۔ جس کا طریق بسم اللہ پڑھ کر کسی ٹھوس چیز پر ہاتھ مارنا پھر ہاتھوں کو پہلے منہ پر پھیرنا اور پھر دونوں ہاتھوں پر پھیرنا کافی ہے۔

مناسب لباس: پاک صاف اور ستھرا لباس پہن کر انسان کو خدا کے دربار میں حاضر ہونا چاہیے۔ مرد کیلئے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے جسم کی پردہ پوشی ضروری ہے۔ عورت نماز پڑھتے وقت بشرطیکہ وہاں کوئی نامحرم موجود نہ ہو، چہرہ، کلائی تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں کھلے باہر رکھ سکتی ہے۔ جسم کا باقی حصہ پردہ میں اور ڈھکا ہوا ہونا چاہیے۔

اسی طرح تنگ اور چست لباس جس سے سجدہ کرنے یا بیٹھنے میں سخت دقت ہو ناپسندیدہ سمجھا گیا ہے۔ اسی طرح ننگے سر نماز پڑھنا یا سر پر تولیہ یا رومال ڈال لینا بھی پسندیدہ نہیں ہے۔ یا چادر اس طرح پراوڑھ لینا کہ ہاتھ اوپر اٹھاتے وقت ستر کھل جانے کا اندیشہ ہو اچھا نہیں سمجھا گیا۔ ہمیشہ ستر کے مقصد کو پورا کرنے والا باوقار اور سادہ لباس پہننا چاہیے۔

قبلہ رُخ: نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے جن لوگوں کو کعبہ کی عمارت نظر نہیں آتی وہ دور ہیں یا دوسرے ممالک میں رہتے ہیں ان کا قبلہ کعبہ کی جہت ہے۔

خوف کی حالت ہو یا انسان کسی ایسی سواری پر سفر کر رہا ہو جسے ٹھہرانا اس کے اپنے اختیار میں نہیں یا ایسا کرنا موجب حرج ہے اور چلتے ہوئے صحیح قبلہ کی جہت کا تعین خاصا مشکل ہے یا سفر ہوائی جہاز کا ہے ایسی تمام صورتوں میں جدھر آسانی ہو اس طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ یہی جہت اس کیلئے بمنزلہ قبلہ متصور ہوگی۔ اسی طرح اگر سواری میں بیٹھے بیٹھے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کر دی اور سواری کے چلنے کی وجہ سے اس کا منہ کسی اور طرف ہو گیا تو اس سے اُس کی نماز کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

دراصل کعبہ کو قبلہ مقرر کرنے میں یہ حکمت ہے کہ نماز ایک مخصوص اجتماعی عبادت ہے جس میں یک جہتی اور اتحادِ عمل کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔

نیت: صحت نماز کیلئے ضروری ہے۔ نیت کے معنی ارادہ کے ہیں۔ نماز شروع کرتے وقت دل میں یہ ارادہ ہونا چاہیے کہ کس وقت کی اور کون سی نماز پڑھ رہا ہے۔ کیونکہ جس نماز کی نیت ہوگی وہی نماز اس کی ہوگی۔ نیت کا تعلق دل سے ہے۔ اس لئے دل میں یہ طے ہونا چاہیے کہ وہ کس وقت کی اور کتنی رکعت نماز شروع کرنے لگا ہے۔

رفع یدین: تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔ ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے جائیں کہ انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر تک پہنچ جائیں۔ کانوں کو ہاتھ لگانا ضروری نہیں۔ انگلیاں نہ بہت کشادہ اور کھلی ہوئی ہوں اور نہ بالکل بند اور باہم ملی ہوئی ہوں۔ بلکہ عام طبعی حالت میں ہوں۔

ہاتھ باندھنا: تکبیر کے بعد ہاتھ سینے کے نچلے حصے پر باندھنا سنت ہے۔ دایاں ہاتھ اوپر جبکہ بایاں نیچے ہو۔ دائیں ہاتھ کی تین درمیانی انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر ہوں اور انگوٹھے اور چھنگلی سے کلائی کو پکڑے ہوئے ہو۔

قیام: اگر کوئی شخص بیماری یا معذوری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ نہ سکے تو لیٹ کر اشاروں سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ لیٹنے کا طریق یہ ہو کہ چت لیٹ جائے یا دائیں پہلو پر لیٹے اور منہ قبلہ کی طرف ہو۔

رکوع: رکوع میں کمر اور سر برابر ایک سیدھ میں ہوں۔ ہاتھ سیدھے اور پہلو سے جدا رکھتے ہوئے گھٹنوں پر رکھے ہوں۔ انگلیوں سے ان کو پکڑے ہوئے ہو۔ اگر بیماری یا عذر کی وجہ سے پوری طرح رکوع نہ کر سکے تو سر کو حسب سہولت جھکانے سے رکوع ادا ہو جائے گا۔

قومہ: رکوع کے بعد پوری طرح سیدھے کھڑے ہوئے، ہاتھ کھلے رکھنے اور کھڑے کھڑے رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنے کو قومہ کہتے ہیں۔

سجدہ: زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔ سجدہ کرنے والا اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھ، ناک اور

پیشانی زمین پر رکھے۔ اسی طرح اس کے دونوں پاؤں بھی زمین سے لگے ہوئے ہوں۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان ہو۔ کہنیاں زمین سے کسی قدر اُٹھی ہوئی ہوں اور بازو پہلوؤں سے الگ ہوں۔ پیٹ ران کے ساتھ لگا ہوا نہ ہو۔

سجدہ میں جاتے وقت اس ترتیب سے جھکنا کہ پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ اور سجدہ سے اُٹھتے وقت اس کے اُلٹ یعنی پہلے ہاتھ اور گھٹنے بغیر ہاتھ یا کسی اور چیز کا سہارا لئے سیدھے زمین سے کھڑے ہو جانا۔ اگر بیماری یا عذر کی وجہ سے اس طرح پر سجدہ نہ کر سکے تو جتنا ہو سکے اتنا سر کو جھکا دینے سے سجدہ ادا ہو جائے گا۔

جلسہ: پہلے سجدہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ بیٹھنے کا طریق یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا اس طرح پر رکھے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوں۔ دونوں ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب ہوں۔ ہاتھوں کی انگلیاں بھی عام طبعی حالت میں ہوں۔ نہ بہت کشادہ نہ بہت بند اور سیدھی قبلہ رُخ ہوں۔ اگر بوجہ بیماری یا معذوری کوئی اس طرح نہ بیٹھ سکے تو دونوں پاؤں بچھا کر یا کھڑے کر کے یا چوکڑی مار کر یا پاؤں آگے کر کے جیسے بھی سہولت ہو بیٹھ سکتا ہے۔ کچھ لمحے اس طرح بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کیا جائے۔

رکعت: قیام، قرأت، رکوع، قومہ اور دونوں سجدوں کے مجموعہ کو رکعت کہتے ہیں۔

درمیانی قعدہ: اگر نماز تین یا چار رکعت کی ہو تو دو رکعتیں پڑھنے کے بعد اس طرح بیٹھنا جیسے جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں بیان ہوا ہے، درمیانی قعدہ کہلاتا ہے۔ درمیانی قعدہ میں صرف تشہد تک پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد نمازی تکبیر کہتے ہوئے تیسری رکعت پڑھنے کیلئے کھڑا ہو جائے۔

اشارہ یا رفع سبابہ: تشہد پڑھتے ہوئے شہادت توحید کے مقام پر پہنچے تو لَا اِلٰـهَ کہتے ہوئے اُنگلی اٹھائے اور لَا اِلٰـه کہہ چکنے کے بعد انگلی رکھ دے۔ اس کا ایک طریق جو سنت کے مطابق ہے یہ ہے کہ انگلی اُٹھاتے وقت انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنائے اور چھنگلی اور اس کے ساتھ کی انگلی کو بھی موڑے جیسے گرہ بنائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی شہادت کی انگلی مذکورہ الفاظ کی ادائیگی کرتے ہوئے اٹھائے اور واپس رکھے۔ یہ گویا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا زبانی اقرار کے ساتھ عملی گواہ بننا ہے۔

آخری قعدہ: نماز کی ساری رکعتیں پڑھنے کے بعد آخر میں اُسی طرح پر جس کا ذکر جلسہ (یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا) میں ہو چکا ہے کے مطابق بیٹھنا آخری قعدہ کہلاتا ہے۔ اس قعدہ میں تشہد کے علاوہ درود شریف اور مسنون دعائیں بھی پڑھی جاتی ہیں۔

سلام پھیرنا: نماز مکمل ہونے پر سلام پھیرتے ہیں۔ جس میں نیت یہ ہونی چاہیے کہ جو انسان اور فرشتے میری دائیں طرف ہیں ان کو سلام ہو اور جو بائیں طرف ہیں ان کو بھی سلام ہو۔ گویا نمازی پہلے اللہ تعالیٰ کے دربار میں گیا ہوا تھا اور اب وہاں سے باہر نکل کر اپنے ملنے والوں کے پاس آیا ہے اور ان کو سلام کہتا ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد مسنون دعاؤں کا وِرد

نماز سے فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر کیلئے دعا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا موجب ثواب ہے۔ اس موقع کی کچھ مسنون دعائیں یہ ہیں۔

1- اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تین بار **2-** اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ

وَمِنکَ السَّلامُ تبارَکتَ یَا ذَاالْجلالِ وَالاکْرامِ
3۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبادَتِکَ 4۔سُبْحانَ اللّٰہ (33) تینتیس بار، اَلْحَمْدُلِلّٰہ (33) تینتیس بار، اَللّٰہُ اَکْبر (34) چونتیس بار۔

اَلدِّیْنُ یُسْرٌ: ہمارا دین ہمارے لئے آسانی چاہتا ہے۔کسی کو تکلیف میں ڈالنا مذہب کی غرض ہرگز نہیں۔یہی وجہ ہے کہ نماز کے سلسلہ میں بھی ہمارے لئے درج ذیل سہولتیں رکھ دی گئی ہیں۔

اگر کسی بیماری یا تکلیف کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو لیٹ کر اشاروں کی مدد سے بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

جمع صلوٰتین: کسی دینی اجتماع یا مصروفیت کی وجہ سے نیز موسم کی خرابی، سفر یا بیماری کی صورت میں نماز ظہر، عصر کے ساتھ اور مغرب، عشاء کے ساتھ جمع کر کے بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔نمازیں جمع کرنے کی صورت میں عشاء کے وتروں کے علاوہ سنتیں معاف ہو جاتی ہیں۔

نماز قصر: سفر کی حالت میں نماز جمع کرنے کے علاوہ قصر کرنا جائز ہے۔قصر کرنے کی صورت میں نماز مغرب کے تین فرضوں کے علاوہ چار فرضوں کی بجائے صرف دو فرائض پڑھنے کافی ہیں۔نماز قصر کرنے کی صورت میں نماز عشاء کے تین وتروں اور فجر کی دو سنتوں کے علاوہ سنتیں معاف ہو جاتی ہیں۔

نمازی کے آگے سے گزرنا: نمازی کے آگے سے گزرنا سخت ناپسندیدہ ہے۔اگر بامر مجبوری گزرنے کی ضرورت پیش آئے تو نمازی کی سجدہ گاہ سے دو تین فٹ یا ایک صف کی جگہ چھوڑ کر گزرا جاسکتا ہے۔

اعلانِ ولادت

مکرم عزیز احمد صاحب مینیجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 28 مارچ 2005ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔نومولود مکرم چوہدری برکت علی ننگلی صاحب (مرحوم) کا پوتا اور مکرم محمد یونس آف حافظ آباد کا نواسہ ہے۔حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام ''ھود احمد'' عطا فرمایا ہے۔

احباب سے بچہ کے خادم دین ہونے اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلانِ ولادت

مکرم لطیف احمد طاہر صاحب کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 27 جنوری 2005ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بچی کا نام ''افشاں لطیف'' تجویز فرمایا تھا۔

نومولودہ مکرم صوبیدار محمد شریف صاحب سابق صدر محلہ دارالفتوح کی پوتی اور مکرم عبدالعزیز صاحب آف باب الابواب کی نواسی ہے۔نومولودہ کے نیک خادمہ دین اور باعمر ہونے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خلافت صحف سابقہ کی نظر میں

(مرسلہ: وقار احمد)

زرتشتی مذہب کے صحیفہ دساتیر میں حضرت زرتشت علیہ السلام کے مجدد دساسان اول نے ایک عظیم الشان پیشگوئی پہلوی زبان میں درج کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:-

''پھر شریعتِ عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر خود شارع کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی اسے پہچان نہ سکے گا...... اور ان کے اندر انشقاق اور اختلاف پیدا ہو جائے گا اور روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے...... جب ایسا ہو گا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو تیرے لوگوں سے (فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا جو تیری گمشدہ عزت و آبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ میں پیغمبری و پیشوائی (نبوت و خلافت یا قدرت اولیٰ و قدرت ثانیہ) تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا''

(سفرنگ دساتیر صفحہ 190 ملفوظات حضرت زرتشت علیہ السلام مطبوعہ 1280ء مطبع سراجی دہلی بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 67)

یہود کی شریعت کی کتاب ''طالمود'' میں لکھا ہے:-

"It is also said that He (The Messiah) shall die and His kingdom descend to His Son and Grandson"

''یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پا جائے گا اور اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی''۔

(طالمود مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم صفحہ ۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد اصفحہ 66 و موعود اقوام عالم از مولوی عبدالرحمٰن مبشر صاحب 128)

''وہ راستی سے عدالت کرے گا۔ وہ ماندہ نہ ہو گا وہ ہمت نہ ہارے گا جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کر لے۔'' (یسعیاہ باب 42 آیت 3,4)

○○○○○○

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے

ہمارا خلافت پہ ایمان ہے
یہ ملت کی تنظیم کی جان ہے
اِسی سے ہر اِک مشکل آسان ہے
گریزاں ہے اِس سے جو نادان ہے
رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم
جماعت کا قائم ہے اِس سے بھرم
نہ ہوگا کبھی اپنا اخلاص کم
بڑھے گا اِسی سے ہمارا قدم
خلافت سے زیرِ نگیں ہو جہاں
خلافت سے ملت ہمیشہ جواں
خلافت کا جب تک رہے گا قیام
نہ کمزور ہوگا ہمارا نظام
خلافت کا جس کو نہیں احترام
زمانے میں ہوگا نہ وہ شاد کام
تمنائیں اس سے ہیں اپنی جوان
ہے آسان اس سے ہر اِک امتحان
خلافت سے زندہ دلوں میں خدا
خلافت غریبوں کا ہے آسرا
نہ کیوں جان و دل سے ہوں اِس پر فدا
اِسی کے ہے دم سے ہماری بقا

(محترم میر اللہ بخش تسنیم صاحب)

اَلرَّحِیۡلُ ثُمَّ الرَّحِیۡل

اَلرَّحِیۡلُ ثُمَّ الرَّحِیۡل

(مرتبہ: لئیق احمد ناصر چوہدری)

26رمئی 1908ء کی مختصر ڈائری

''موت مومن کے لئے خوشی کا باعث ہے کیونکہ وہ ایک مرکب ہے جو دوست کو دوست کے پاس پہنچاتی ہے''۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 224)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخری دن

26رمئی 1908ء
بوقت نماز فجر

جب فجر کی اذان کان میں پڑی تو حضور علیہ السلام نے پوچھا کہ:۔

''کیا صبح ہوگئی؟''

جواب ملنے پر فجر کی نماز کی نیت باندھی اور ادا کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری الفاظ

وہ الفاظ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے یہ تھے:

''اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے۔ اے میرے پیارے اللہ۔ اے میرے پیارے اللہ''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 695)

حضرت اماں جان کی نصیحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے موقعہ پر حضرت اماں جان نے اپنے سب بچوں کو جمع کر کے یہ وصیت فرمائی:

''بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا''۔

(روایت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، الفضل 19رجنوری 1962ء)

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کا ایک تاریخی عہد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے آپ علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا:

''اے خدا! مَیں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے، مَیں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا''۔ (الفضل 21رجون 1944ء)

ہو بوئے گل کا تعلق گلاب سے جیسے

یہ چاندرُت کی علامت یہ روشنی کا عَلَمْ
کِرن کِرن میں جہاں اِک پیام پنہاں ہے
کہ روشنی سے تمہارا لگاؤ ایسا ہو
ورق ورق کا ہو ناطہ کتاب سے جیسے
ہو بوئے گل کا تعلق گلاب سے جیسے

جہانِ شب میں اندھیرے جو سر اُٹھا کے چلیں
سروں پہ تاجِ سحر تم سَجا سَجا کے چلو
چلو تو ایک زمانے کو جگمگا کے چلو

یہ چاندرُت کی علامت
یہ روشنی کا عَلَمْ
کِرن کِرن میں جہاں اِک نوید پنہاں ہے
کہ سر اٹھائیں گی جب ظلمتیں زمانے میں
فلک سے برق بدامن سحاب اُتریں گے
دلوں پہ روشنیوں کے نصاب اتریں گے
ہر اِک مقام سے روشن ضمیر راہ نوَرْد
چلیں گے راہِ محبت پہ کارواں ہو کر
دلوں کی دھڑکنیں بولیں گی یک زباں ہو کر

خدا کرے کہ یہ روشن رُتوں کا سرنامہ
حروفِ تازہ کا محور رہے زمانے میں
کمی نہ آئے کبھی لفظ کے خزانے میں

خدا کرے کہ سبھی قافلے محبت کے
یہیں سے لے کے چلیں منزلوں کے پروانے

خدا کرے کہ اسی اِک چراغ کی لَو سے
چَراغ لاکھ نہیں صد ہزار لاکھ جلیں

خدا کرے کہ یہیں سے ہوں فارغ التحصیل
وہ طالبان، محبت شعار ہو جن کا
خدا کرے کہ اِسی کا ہو سایۂ رحمت
خدا کرے کہ اِسی کی رہے نگہبانی
وہی جو قادرِ مطلق ہے سب نشان اس کے
وہ اس کی قدرتِ اوّل یہ قدرتِ ثانی

(رشید قیصرانی)

خلافت سے وابستگی اور اس کی اہمیت

(حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ)

انبیاء علیہم السلام کی بعثت ایسے وقت میں ہوتی ہے جب کہ دنیا میں ظلمت و تاریکی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ یہ ظلمتیں، یہ اندھیرے انبیاء علیہم السلام کے نور سے چھٹتے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ایمان لانے والی اور عمل صالح کرنے والی جماعتیں کھڑی کر دیتا ہے۔ نورِ نبوت کے فیضان کو قائم رکھنے کے لئے ان ایمان دار اور صالحین میں خلافت کا سلسلہ جاری فرماتا ہے۔

ہمارے اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے (دین حق) کے احیاء اور شریعتِ (حقّہ) کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ علیہ السلام کے وصال کے بعد قدرتِ ثانیہ یعنی سلسلۂ خلافت کو قائم فرمایا۔

خلافت کے معنی کسی کے پیچھے آنے کے ہیں یا کسی کا قائم مقام بننے یا کسی کا نائب ہو کر اس کی نیابت کے فرائض سرانجام دینے کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر لفظ خلیفہ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اوّل۔ وہ ربانی مصلح جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں کسی اِصلاحی کام کے لئے مامور ہو کر مبعوث کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان معنوں میں تمام انبیاء اور رسول خلیفۃ اللہ کہلاتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نائب ہونے کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفہ کے نام سے یاد کیا ہے۔

دوم: وہ برگزیدہ شخصیت جو کسی نبی یا روحانی مصلح کی وفات کے بعد اُس کے کام کی تکمیل کے لئے اس کا قائم مقام اور اس کی جماعت کا امام بنتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ بنے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے تحت نبوت کے بعد خلافت کے نظام کو مقرر فرمایا تا کہ نبی کی وفات کے بعد خلفاء کے ذریعہ اس کے سلسلہ کی تکمیل ہو سکے۔ گویا جو تخم نبی کے ذریعہ بویا جاتا ہے اس کی آبیاری خلفاء کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خلفاء کے ذریعہ نبی کے مشن کو اس حد تک پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا انتظام فرماتا ہے کہ وہ ابتدائی خطرات سے محفوظ ہو کر ایک تناور پودے کی صورت اختیار کرے۔

سوم: اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کا نظام دراصل نبوت کے نظام کی فرع اور اس کا تتمہ ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا نبیٔ اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبوت کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوتا ہے۔

چونکہ خلافت کا نظام نبوت کے نظام کی فرع اور تتمہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے قیام کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے تا کہ خدا کے علم میں جو شخص بھی حاضر الوقت لوگوں میں سے اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے سب سے زیادہ

موزوں ہو وہی سریر آرائے خلافت ہو۔

نبی کی بعثت کے بعد مومنین کی ایک جماعت وجود میں آ چکی ہوتی ہے اور پھر وہ نبوت کے فیض سے تربیت یافتہ بھی ہوتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ خلافت کے انتخاب میں مومنوں کو بھی حصہ دار بنا دیتا ہے تا کہ وہ جماعتِ مومنین اس کی اطاعت بجالائے اور پورے شرح صدر سے اس کی ہر آواز پر لبیک کہے۔

اسی طرح پر خلیفہ کا بظاہر مومن انتخاب کرتے ہیں مگر حقیقتاً خدا تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ مومنوں کے دلوں پر تصرف فرما کر ان کی رائے کو اہل شخصیت کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں خلفاء کے تقرر کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ میں بناتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی رسالہ الوصیت میں یہی نکتہ بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے خود حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کر کے مسلمانوں کی گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیا۔ اور پھر حضرت ابوبکرؓ کی مثال پر خود اپنے متعلق بھی فرماتے ہیں کہ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو خدا کی دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔

قرآن کریم و حدیث کے مطابق خلیفہ کی دو بڑی علامتیں ہیں۔ پہلی علامت وہ ہے جو سورۃ نور کی آیت استخلاف میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۗ
يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ۗ وَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾

یعنی سچے خلفاء کے ذریعہ خدا تعالیٰ دین کی مضبوطی کے سامان پیدا کرتا ہے اور مومنوں کی خوف کی حالت کو امن سے بدل

دیتا ہے۔ یہ خلفاء صرف میری ہی عبادت کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں ٹھہراتے۔

پس جس طرح ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح سچا خلیفہ اپنے اس روحانی پھل سے پہچانا جاتا ہے جو اس کی ذات سے ازل سے مقدر ہو چکا ہوتا ہے۔

دوسری علامت جو حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ استثنائی حالات کو چھوڑ کر ہر خلیفہ کا انتخاب مومنوں کی اتفاق رائے سے ہونا چاہیے۔ اگر چہ حقیقت میں خدا تعالیٰ کی تقدیر ہی کام کر رہی ہوتی ہے لیکن خدا نے اپنی حکیمانہ تدبیر کے تحت خلفاء کے تقرر میں بظاہر مومنوں کی رائے کا بھی دخل رکھا ہوا ہے۔

پس ہر برحق خلیفہ کی یہ دوہری علامت ہے کہ وہ مومنوں کے انتخاب سے قائم ہو اور خدا تعالیٰ اپنے فعل سے اس کی نصرت وتائید میں کھڑا ہو جائے اور اس کے ذریعہ دین کو تمکنت پہنچے۔

خلافت کا نظام بہت ہی مبارک نظام ہے جس کا ظہور نبوت کے بعد ہوتا ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو اس دھکے کے اثرات سے بچالیتا ہے جو نبی کی وفات کے بعد جماعت پر ایک بھاری مصیبت بن کر وارد ہوتا ہے۔

نبی کا کام جیسا کہ قرآن حکیم سے پتہ چلتا ہے رُشد و ہدایت کے ساتھ ساتھ مومنوں کی جماعت کی دینی تعلیم، ان کی روحانی و اخلاقی تربیت اور ان کی تنظیم سے تعلق رکھتا ہے اور پھر یہ تمام کام نبی کی وفات کے بعد خلیفۂ وقت کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ جس کا وجود جماعت کو انتشار سے بچا کر ان کو ایک مضبوط لڑی میں پروئے رکھتا ہے۔

نبی کا وجود جماعت کے لئے محبت و اخلاص کے تعلق کا روحانی مرکز ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ اتحاد، یکجہتی اور باہمی تعاون کا زریں سبق سیکھتے ہیں۔ اور خلیفہ کا وجود اس درسِ وفا کو جاری اور تازہ رکھنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

نبی اکرم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے وجود کو جو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے خلیفۂ وقت کے ساتھ لازم وملزوم ہے ایک بہت بڑی نعمت قرار دیا ہے۔ اور اسے انتہائی اہمیت دی ہے اور جماعت میں انتشار پیدا کرنے والے پر لعنت بھیجی ہے جیسے فرمایا:-

مَنْ شَذَّ شُذَّفِی النَّارِ

یعنی جو شخص جماعت سے کٹا اور اس کے اندر تفرقہ پیدا کرتا ہے وہ اپنے لئے آگ کا راستہ بناتا ہے اور پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِی وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ

تم پر تمام دینی امور میں میری سنت پر عمل کرنا اور میرے بعد میرے خلفاء کے زمانہ میں ان کی سنت پر عمل کرنا بھی لازم ہوگا کیونکہ وہ خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوں گے۔

سو خلافت کا نظام نہایت ہی بابرکت نظام ہے جس کے ذریعہ جماعتی اتحاد اور مرکزیت قائم رہتی ہے اور نبوت کے بعد ہر نوزائدہ جماعت کو اس کی اشد ضرورت ہوتی ہے......

خلافت سے وابستگی محض زبانی اقرار تک ہی محدود نہیں ہوجاتی بلکہ یہ رشتہ حقیقت چاہتا ہے کہ جب دنیاوی رشتے وعزیز داریاں باہمی خلوص و تعلق پر ہی پنپ سکتے ہیں تو روحانی رشتے کی مضبوطی کا انحصار اس تعلق کے انتہائی خلوص کو چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت واُلفت کو جذب کرنے کے لئے اور اس کے انعام واکرام کو مسلسل اور وسیع کرنے کے لئے اس کے مامورین کے ساتھ دلی وابستگی کی اشد ضرورت ہے۔

حقیقی وابستگی و دلی تعلق ہی انسان کے اندر اس کے مامورین کے لئے اطاعت و فرمانبرداری کی روح پھونکتی ہے اور اسی برکت سے پھر نصرتِ باری تائید میں اُترتی ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے جماعت سے فرمایا کہ نصرت ہمیشہ خلیفۂ وقت کی اطاعت میں ملتی ہے۔ بے شک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اس کی جگہ کھڑا ہوں ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر ہوتا ہے۔ میری اطاعت و فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ اطاعت و فرمانبرداری کی روح ہم میں بھی پیدا ہوسکتی ہے جب خلافت کے ساتھ ہمارا رشتہ مضبوط ہو۔ محبوب کی محبت اور گہری وابستگی ہی اسے اس کا حقیقی فرمانبردار اور اطاعت شعار بناسکتی ہے۔

خلافت سے وابستگی واطاعت، اطاعتِ رسول کی توفیق بخشتی ہے۔ اسی ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کا فرمان ہے۔

"کہ اطاعت رسول بھی خلیفہ کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کی غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتے میں پرو دیا جائے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی حکم دیتے صحابہ کرام اسی وقت اس پر عمل کے لئے کھڑے ہوجاتے۔ پس جب خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی اور خلیفۂ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری جب ہی ہوسکتی ہے جب خلیفہ وقت کے ساتھ سچے دل کے ساتھ وابستگی ہو اور اس کے متعلق حضور نے فرمایا۔

جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا

ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔

انبیا وخلفاء وہ نور ہیں جن کے ذریعہ سے ہم خدا تعالیٰ کی ذات سے روشناس ہوتے ہیں ہمیں نیکی و بدی کے امتیاز کا پتہ چلتا ہے۔ ہمیں اپنی پیدائش کی غرض وغایت کی حقیقت سے آگاہی ملتی ہے۔ انبیاء وخلفاء ہی اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول میں ہمارے معاون ومددگار ہوتے ہیں۔

دین کی صحیح تشریح ووضاحت خلفاء ہی کرتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں اور دین سے متعلقہ امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایسی راہیں بتاتے ہیں جن پر چل کر (دین حق) کی ترقی ہوتی ہے۔

خلافت سے حقیقی وابستگی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم جو بھی قدم اٹھائیں اپنے امام کے پیچھے اٹھائیں۔ اپنی مرضی وخواہشات کو اپنے امام کی مرضی وخواہشات کے تابع کردیں۔ ہم اپنی تدبیروں کو، ارادوں کو اور آرزوؤں کو اپنے امام کی تدبیروں ارادوں اور آرزوؤں کے تابع کردیں۔ اگر اس مقام پر ہمیں کھڑے ہونے کا شرف حاصل ہو جائے تو پھر یقیناً یقیناً کامیابی وفتح بڑھ کر قدم لے گی۔ ان شاء اللہ

اسی ضمن میں سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

> میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم اپنے امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو تم ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل نہیں کرسکتے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔

اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحی الٰہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذِ وحیِ الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔

خلافت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام اور نعمت ہے جو مومنین کو اعمال صالحہ، اطاعت اور وفا شعاری کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ خلیفۂ وقت کی کامل فرمانبرداری اور اس کے ساتھ حقیقی معنوں میں وابستگی ہی سے ہم خدا تعالیٰ کے قرب، خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت کو حاصل کرسکتے ہیں۔

○○○○○○○○

اسی تسلسل میں سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے 1939ء میں خلافت جوبلی کی تقریب کے موقع پر فرمایا۔

اے مومنوں کی جماعت! اور اے عمل صالح کرنے والو! میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کی قدر کرو۔ جب تک تم لوگوں کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی خدا تعالیٰ اس نعمت کو نازل کرتا چلا جائے گا۔ لیکن! اگر تمہاری اکثریت ایمان اور عمل صالح سے محروم ہوگئی تو پھر یہ امر اس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اس انعام کو جاری رکھے اور چاہے تو بند کردے۔

پس خلیفہ کے بگڑنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ خلافت اس وقت چھینی جائے گی جب تم بگڑ جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری مت کرو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا کہ قدرت ثانیہ کا پے در پے ظہور ہوتا رہے۔

تم ان ناکاموں اور نامرادوں اور بے علموں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو رد کردیا بلکہ تم ہر وقت ان دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ قدرتِ ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تا کہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہوجائے اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہوجائے۔

حرف آخر کے طور پر سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے فرمان کو پیش کرتے ہوئے تقریر کو ختم کرتی ہوں۔ ہاں! اُس فرمان کو جو سراسر ہمارے لئے، ہماری فلاح، ہماری بہبود کے لئے انتہائی تڑپ و بیقراری لئے ہوئے ہے۔ فرمایا:-

خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو، صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو، خدا تعالیٰ تمہارا ہو اور تم اس کے ہو۔

خدا کرے ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق ملے کہ وہ اپنے آپ کو حضور کی ان تڑپتی ہوئی بیقرار دعاؤں کا حسین و شیریں ثمر ثابت کرے اور اُس کا وجود حضور کی روح کو کماحقّہٗ سکون پہنچانے والا ہو۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندگی کے آخری سانس تک خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق بخشے۔ ہم خلافت سے وابستگی کی اہمیت کو سمجھیں۔ اس انعام کی عظمت کو سمجھیں۔

خدا تعالیٰ ہمارے اندر حقیقی اطاعت و فرمانبرداری کی روح پیدا کرے اور اپنے کمال فضل و رحم کے ساتھ ہمیشہ ہی اس بابرکت اور آسمانی نظام کے انوار و فیوض اور برکات و تاثیرات سے منور و متمتع ہونے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین

(روزنامہ الفضل 17 مئی 1968ء)

✿✿✿✿✿✿✿✿✿

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا

سُنی ہم نے جس دَم نوائے خلافت
ہوئے جان و دل سے فِدائے خلافت

ہمیں خُلدِ ربوہ کی پنہائیوں میں
نظر آ رہی ہے رِدائے خلافت

زمانے کی رفتار کہہ رہی ہے
بقا عدل کی ہے بقائے خلافت

کسی کے لَبوں پر قصائد جہاں کے
ہمارے لَبوں پر ثنائے خلافت

رہے حشر تک وہ ثناء خواں اس کا
جسے اپنا جلوہ دِکھائے خلافت

بصیرت جسے دے وہ ربّ دو عالَم
وہی باندھتا ہے ہَوائے خلافت

اندھیرے گھروں میں اُجالے ہوئے ہیں
گئی ہے کہاں تک ضیائے خلافت

خلافت سہارا ہے ہم غمزدوں کا
اسے رکھ سلامت خدائے خلافت

جسے رُوح تسلیم کرتی ہے ثاقبؔ
وہی آج ہے رہنمائے خلافت

(محترم ثاقب زیروی صاحب)

رپورٹ کارگزاری دار الصناعۃ

(مکرم اکبر احمد صاحب ڈائریکٹر دار الصناعۃ)

ربوہ میں بے روزگار خدام کو ہنر سکھانے کے لئے کسی مستند ادارے کی ضرورت ایک عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی۔ جس کی سفارشات مرکزی مجلس شوریٰ نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیں تھیں۔ اس پر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب آپ ناظر اعلیٰ تھے تو آپ کی خواہش پر ایک ادارے کا قیام عمل میں لائی۔ جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی اور از راہِ شفقت اس ادارے کا نام ''**دار الصناعۃ**'' تجویز فرمایا۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد نا صرف بیروزگار خدام کو ہنر سکھانا بلکہ باعزت روزگار کے حصول میں ممکن حد تک مدد فراہم کرنا بھی شامل ہے۔

اس ترقی یافتہ دور میں ہم سب اچھی طرح آگاہ ہیں کہ نوجوانوں کو ملازمتیں ملنا کس قدر مشکل کام ہے۔ بہت زیادہ بے روزگاری ہے۔ کسی بھی ملک میں سبھی تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ملازمتیں دینا ناممکن ہوتا ہے۔ کیونکہ وسائل محدود ہوتے ہیں۔

جبکہ ہنر مند نوجوان ذہنی طور پر مطمئن ہوتا ہے۔ اُس میں اپنے وسائل کے مطابق کچھ نہ کچھ کرنے کی ہمت ہوتی ہے۔ بغیر وقت ضائع کرنے کے زندگی کے تقاضوں کو پورا کرنے کی غرض سے عملی زندگی کا آغاز کر دیتا ہے۔

اگر ہم گزرے چند سالوں پر غور کریں۔ تو شہروں میں چند گنتی کی گاڑیاں ہوا کرتی تھیں۔ جبکہ آج صورت حال اس کے متضاد ہے۔ گاڑیوں کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے مکینکس کی ضرورت بھی ساتھ ساتھ بڑھتی رہے گی۔ تعمیراتی کاموں پر غور کریں تو جن علاقوں میں چند سال قبل چھوٹے گھر تھے اب بلند و بالا عالیشان عمارتیں دکھائی دیتی ہیں۔ مارکیٹوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سڑکوں کے جال بچھائے جا رہے ہیں۔

غرضیکہ شعبہ ہائے زندگی کے بے شمار کام ہیں۔ ان سب کاموں میں الیکٹریشنوں، پلمبروں، ویلڈروں، کارپینٹروں کی ضرورت بھی لامحالہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

کام کے اس چیلنج کو اس سال دار الصناعۃ نے نہایت خوش اسلوبی سے پورا کیا اور اس سلسلے میں مزید کوششیں اور کام جاری ہے۔ **اس سال**......

- ......آٹو مکینکس کورس کی بفضلِ تعالیٰ تین کلاسز تربیت مکمل کر کے فارغ ہو چکی ہیں۔ اِن میں 107 نوجوانوں نے آٹو

مکینکس کی مہارت حاصل کی جن میں سے 23 نوجوان کراچی، لاہور، راولپنڈی جیسے شہروں میں ملازمت کر رہے ہیں اور کچھ نے بیرونی ممالک میں آٹو مکینک پروگراموں میں ملازمتیں حاصل کی ہیں۔ اس ادارہ کے تربیت یافتہ نوجوانوں کے کام کرنے کی صلاحیتوں کی اچھی اور قابل فخر اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ الحمد للہ۔

○...... آٹو مکینک کی چوتھی کلاس میں اِن دِنوں 62 طلباء زیرِ تربیت ہیں۔ پانچویں یعنی (AM-5) کلاس خدا کے فضل سے شروع ہو چکی ہے۔

○...... آٹو الیکٹریشن کی ایک کلاس جس میں 33 طلباء نے تربیت حاصل کی۔ اُمید ہے بہت جلد برسرِ روزگار ہو جائینگے۔ اِس فیلڈ میں بھی نوجوانوں کے لئے روزگار حاصل کرنے کے بے شمار مواقع ہیں۔

○...... آٹو الیکٹریشن کی دوسری کلاس میں 19 طلباء زیرِ تربیت ہیں۔

○...... جنرل الیکٹریشن کی پہلی کلاس میں 10 طلباء نے تربیت حاصل کی۔ کورس کے آخری ماہ میں اِس کلاس کے زیرِ تربیت طلباء نے عملی طریقہ سے بلڈ بنک کی نئی بلڈنگ اور کوارٹرز وقفِ جدید میں وائرنگ کے کام کو بخوبی سرانجام دے کر حاصل کی گئی مہارت کا نمونہ پیش کیا۔

○...... اِن دِنوں جنرل الیکٹریشن کی دوسری کلاس میں 11 طلباء زیر تربیت ہیں۔

○...... وڈ ورک کلاس کے زیرِ تربیت طلباء ادارہ کی ضروریات فرنیچر، ٹیبلز، کرسیاں بنانے کے علاوہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے ملنے والے کاموں کو بھی انجام دیتے ہیں۔

○...... کمپیوٹر کورسز اور فاسٹ فوڈ کلاسز میں بھی نوجوان تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

ادارہ میں دو نئے کلاس روم عنقریب تیار ہو جائیں گے۔ جن میں ریفریجریشن اور پلمبنگ کلاسیں شروع کر دی جائیں گی۔

مؤرخہ 6 / مارچ 2005ء کو ادارے کے زیر اہتمام تقریب تقسیمِ انعامات منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی بکرم و محترم چوہدری فضل احمد صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ تھے۔ انہوں نے اعزاز پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی مقدور بھر کوشش سے یہ ادارہ زیادہ سے زیادہ خدام کو باہنر بنانے کے مشن میں مصروف عمل ہے۔ ادارہ کی روز افزوں ترقی کے لئے سب احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

○○○○○○

نعمتِ خلافت

خلوص و شوق کی صدق و صفا کی بات کرو
ہماری بزم میں رُشد و ہدیٰ کی بات کرو

نہ بُغض و حسد کی بخل و ریا کی بات کرو
سَدا خلوص کی مہر و وفا کی بات کرو

غرور و کِبر خدا کو کبھی پسند نہیں
ہمیشہ عجز و رضائے خدا کی بات کرو

سلام بھیجو رسولِ کریمؐ پر ہر دم
درود و نعتِ شہؐ دو سَرا کی بات کرو

تمہاری مشکلیں مشکل کُشا کرے آساں
نماز و توبہ و صبر و دعا کی بات کرو

پڑھو قرآن کو صبح و مَسا تدبّر سے
اِسی کتاب ہدایت لِوا کی بات کرو

خدا نے دے کے خلافت کی نعمتِ عظمیٰ
جو کی ہے ہم پہ عطا اُس عطا کی بات کرو

اِسی نے قوم کو بخشا ہے اتحاد و سکوں
اِسی عنایتِ ربِّ علیٰ کی بات کرو

فلک رَسا ہیں خلافت کی سب دعائیں شوقؔ
اُٹھو! حضور میں پہنچو!! دعا کی بات کرو

(مکرم عبدالحمید شوقؔ صاحب)

(الفضل مؤرخہ ۲۶ رمئی ۱۹۶۸ء)

خالد
قارئین سے چند گزارشات

۱- یہ آپ کا اپنا رسالہ ہے۔ اس کو خریدنا اور پڑھنا دینی و دنیاوی لحاظ سے بہت مفید ہے۔

۲- اس کی قلمی معاونت کرنا آپ کا فرض ہے تاکہ ”خالد“ کے معیار کو بہتر سے بہتر بنایا جاسکے۔

۳- ”خالد“ کیلئے ہر احمدی کوئی بھی دینی، دنیاوی، علمی اور تحقیقی تحریر بھجواسکتا ہے۔ جو معیاری ہونے کی صورت میں ضرور شائع ہوگی۔ انشاء اللہ

۴- مضامین صفحہ کے ایک طرف لکھیں اور ایک لائن چھوڑ کر لکھیں تاکہ آسانی سے پڑھا جاسکے۔

۵- اگر کسی مضمون میں کسی کتاب وغیرہ کا اقتباس دیں تو اس کا مکمل حوالہ تحریر کرنا بہت ضروری ہے۔ مثلاً نام کتاب، صفحہ نمبر، نام مصنف، سن اشاعت، مطبع (پریس) کا نام اور ایڈیشن نمبر وغیرہ

۶- مزاحیہ ادب بھی ”خالد“ کے صفحات کی زینت بنتا ہے۔ اس لئے ہلکی پھلکی شگفتہ تحریر بھی بھجوا سکتے ہیں۔

۷- اگر کوئی مضمون شائع کروانا مقصود ہو تو کم از کم دو مہینے پہلے وہ مضمون ادارہ خالد کو بھجوائیں مثلاً اگر مئی کے حوالہ سے کوئی مضمون ہے تو وہ فروری میں بھجوانا ضروری ہے۔

۸- اگر بعض احباب کے مضامین / منظوم کلام وغیرہ شائع نہ ہوں تو ہمت نہ ہاریں اور میدان تحریر میں زیادہ سے زیادہ محنت کر کے آگے بڑھیں۔

۹- ادارہ ہر اس تعمیری تنقید اور رائے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو ”خالد“ کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے دی جاتی ہے۔ اس لئے اپنی قیمتی آراء سے نوازتے رہا کریں۔

۱۰- ایک نہایت ضروری گذارش ہے کہ آپ جو بھی خط ہمیں بھجوائیں اس میں اپنا مکمل ایڈریس ضرور تحریر فرمائیں تاکہ ادارہ کو جواب دینے میں آسانی رہے۔

۱۱- آپ بذریعہ ای۔ میل بھی مضامین monthlykhalid52@yahoo.com کے ایڈریس پر ارسال کر سکتے ہیں اور یہ وضاحت بھی نوٹ فرمالیں کہ یہ ای۔ میل ایڈریس صرف مضامین کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کسی نے اپنا نیا شمارہ جاری کروانا ہو یا خریداری کے سلسلے میں کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو اس کے لئے براہِ راست دفتر اشاعت ایوان محمود میں رابطہ فرمائیں۔

ادارہ ماہنامہ خالد

ایوان محمود، ربوہ ضلع جھنگ

ماہنامہ خالد 2005ء

''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''۔

(المصلح الموعود)

خداتعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

قائد مجلس وعاملہ

امیر پارک گوجرانوالہ

قدرت ثانیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”......سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی، جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا، جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی......“

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 تا 307)

Monthly
KHALID
C. Nagar
Editor:
Mansoor Ahmad Nooruddin
May 2005
Regd. CPL # 75/CR